قسط نمبر ۴ (آخری)

قرآن کریم واحد الہامی کتاب ہے جو محفوظ ہے

عبدالرحیم روزی

قرآن کریم اور علمائے اثنا عشریہ

قرآن مجید اللہ پاک کا کلام ہے۔ یہ متعدد مراحل سے گزر کر ہمارے ہاتھوں تک پہنچا ہے پہلے حکم الٰہی کے تحت اسے لوح محفوظ میں درج کیا گیا، رب العزت کے حکم کے مطابق جبریل امین نے حاصل کیا اور اسے لاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جبریل سے سن کر یاد کرلیا اور اپنے صحابہ کرام کو سنایا اور صحابہ سے لکھوا کر تحریری شکل میں بھی محفوظ کرلیا۔ اصحاب کرام نے اسے حرز جان بنالیا اسے یاد کرنے، نمازوں میں زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کرنے اور عام حالت میں بھی اسے پڑھنے اور ایک دوسرے کو پڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس طرح قرآن مجید نسل در نسل ہم تک زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں پہنچ گیا۔ کسی بھی مرحلے میں باطل کے لئے اس جانب چور دروازہ ہی نہ رکھا گیا کہ در آنے کی گنجائش رہتی۔ اسی حقیقت پر تمام علمائے اسلام کا اجماع و اتفاق ہے۔

علمائے سلف سے لے کر خلف تک قرآن مجید کی حقانیت، اسکے محفوظ من اللہ ہونے، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر رؤوف و مہربان ہونے میں اور جبرئیل امین، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دیانتدار ہونے میں اپنے درمیان ہرگز دو رائے نہیں رکھتے۔ یہی تمام اہلسنت والجماعت اور جمہور علمائے اثنا عشریہ اور ان کے محققین کا نظریہ ہے۔ اس کے برعکس رائے رکھنے والے بعض علمائے اثنا عشریہ کو محققین علماء نے آڑے ہاتھوں لیا ہے اور کہا ہے کہ یہ رائے شاذ ہے اور جمہور اثنا عشریہ کی نمائندگی اور ان کا عقیدہ ہرگز نہیں۔ آیئے ملاحظہ کیجئے!

1- شیخ الطائفہ ابوجعفر الطّوسی فرماتے ہیں: وأکبر المعجزات القرآن المجید والفرقان الحمید الفارق بین الحق والباطل باق الی یوم القیامة، حجة علی کافة النسمة...... واعتقادنا أن القرآن الذی أنزله الله علی نبیه محمد صلی الله علیه وسلم هو ما بین الدفتین، وهو مافی أیدی الناس لیس بأکثر من ذلك، ومن نسب الینا أن نقول أنه أکثر من ذلك فهو کاذب. (رسالة الثقلین 26/101 نقلا عن الطوسی: الرسائل العشر)

ترجمہ "سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید فرقان حمید ہے، جو حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والا قیامت تلک

رہنے والا ہے اور تمام لوگوں پر حجت ہے۔...... ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ قرآن جسے اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے وہی ہے جو دو جلدوں کے درمیان ہے، اور وہی ہے جو لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اس سے زائد کچھ نہیں، جو ہماری طرف اس سے زائد ہونے کی نسبت کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔''

شیخ موصوف مزید فرماتے ہیں:- ''الله عدل حكيم، بمعنى أنه لايفعل قبيحا ولا يخل بالواجب بدليل أن فعل القبيح قبيح، والا خلال بالواجب نقص عليه '' اللہ تعالی عادل ودانا ہے وہ کوئی قباحت کا کام نہیں کرے گا، اور نہ واجبات میں کوتاہی کرنے والا ہے، کیونکہ قبیح کام کرنا قبیح وشنیع ہے، اور واجب میں کوتاہی وخلل کرنا نقص ہے،،

اس اصول کی روشنی میں قرآن کریم کو محفوظ حالت میں رکھنا اور دست برد سے بچائے رکھنا ان علمائے کے نزدیک اللہ تعالی پر لازم ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ قرآن کریم بھی انسانی ہاتھوں سے تحریف کا شکار ہوا ہے تو العیاذ باللہ یہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالی نے اپنے اوپر لازم کی ہوئی ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ ﴿**سبحان الله عما يصفون**﴾ (المؤمنون:۹۱)

2- شیخ محمد نیل سودانی اپنے مسلک کے بعض علماء کی تصنیفات اور ان میں وارد نظریات پر جرح ونقد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''انه يوجد فى ثنايا هذه الرسائل أراء خاصة لمؤلفيها ربما يقع فيها النقاش مع غيرهم من علماء الشيعة، فليس كل ما جاء فيها عقيدة أجمع عليها علماء الشيعة ومؤلفوهم۔''

''ان رسائل وکتب میں انہی مؤلفین کے خاص متنازعہ آراء پائے جاتے ہیں، جن میں دوسرے علمائے شیعہ کو بحث ومناقشہ کرنے کی گنجائش ہے۔ ان کتابوں میں وارد عقائد ایسے نہیں ہیں جن پر تمام علماء شیعہ اور ان کے مصنفین کا اتفاق ہو۔ (حوالہ سابقہ 106/26)

3- علامہ مرزا علی الحائری اپنی کتاب (عقيدة الشيعة / 19) میں رقمطراز ہیں: ''انا نعتقد أن نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم له معجزات كثيرة وخوارق لا تحصى، أتى بها تصديقا لنبوته وآية باهرة لاثبات شريعته عمدتها وأعظمها القرآن المجيد، الكتاب السماوى الذى لايأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وهو أكبر شاهد وأبين معجزة وأعظم آية له صلى الله عليه وسلم باقية الى يوم القيامة، يتحدى الثقلين ويصرخ على جميع الأمم بحقيقته وخاتميته وانه لانبى بعده ولا معه''

''ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار معجزات وخلاف عادات امور حاصل ہیں، جو کہ

آپ کی نبوت کی تصدیق اور شریعت مطہرہ کی حمایت وتائید کے لئے تابندہ نشانیاں ہیں۔ان معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ آسمانی کتاب قرآن مجید ہے، جس کے آگے پیچھے کسی بھی طرف سے باطل کے گھس آنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت وصداقت کی سب سے بڑی نشانی بین معجزہ اور سب سے بڑی دلیل یہ قرآن ہے جو قیامت تک جن وانس دونوں کو چیلنج دیتے ہوئے باقی رہے گا اور تمام کائنات کو آپ کی حقانیت وخاتمیت کا اعلان کرتا رہے گا، کہ آپ کے ساتھ کوئی نبی آیا اور نہ آپ کے بعد ہی کوئی پیغمبر آئے گا''۔

4- امام خوئی تحریف قرآن کی روایات کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

ہمارے مذکورہ بیان سے قاری پر واضح ہوا ہوگا کہ تحریف قرآن کی حدیث خرافات میں سے ہے۔اس کا قائل یا تو کوئی ضعیف العقل ہوسکتا ہے یا جس نے اس کے تمام پہلوؤں پر کماحقہ غور نہ کیا ہو، یا وہ شخص جو مجبور ہو،صرف اس قسم کے لوگ اس قول کو پسند کرتے ہیں۔کسی بھی چیز کی محبت، انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔کوئی بھی عقلمند انصاف پسند، اور غور وفکر سے مالا مال شخص اس بات میں تردد نہیں کرے گا کہ یہ رائے باطل ہے اور خرافات میں سے ہے۔(البیان / ۲۵۹)

قرآن کریم غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں:

تمام غیر مسلم انصاف پسند اور تعصب وعناد کی عینک اتار کر تحقیق کرنے والے محققین نے ببانگ دہل،قرآن مجید کو ناقابل تحریف ہونے میں بے مثال کتاب تسلیم کیا ہے۔ان میں سے بعض مستشرقین کے اقوال نذر قارئین کئے دیتے ہیں:

1- دائرۃ المعارف البریطانیۃ کے مصنفین برملا لکھتے ہیں The, most Widely Read Book in the World 'روئے زمین پر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب،قرآن مجید ہے''(دائرۃ المعارف البریطانیۃ زیر لفظ قرآن) (صورتان متضادتان /۹۱)

2- سر ولیم میور اپنی کتاب ''حیات محمد'' میں دور عثمانی اور اس کے بعد کی ہنگامہ خیزیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتا ہے: ''ان سب ہنگاموں کے باوصف قرآن مجید ان تمام گروہوں کی اکلوتی کتاب رہی، ان سب کا اس کی تلاوت پر متفق ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں موجود یہ کتاب وہی صحیفہ ہے جس کی جمع وکتابت کا حکم خلیفہ مظلوم عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا۔ دنیا میں شاید یہ ایک واحد کتاب ہے جس کا نص ومتن بارہ سو سال بیت جانے کے باوجود تحریف وتبدیل کے ہاتھوں سے محفوظ رہا ہے۔ (صورتان متضادتان /٦٦)

3- لین پول اپنی کتاب (Selection From the Quran) میں لکھتے ہیں ''قرآن کریم کا سب سے بڑا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ اس کے اصلی ہونے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔آج ہم اس کے جو جو حرف پڑھتے ہیں باوثوق طور پر

ضمانت دے سکتے ہیں کہ تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہوا ہے،،۔ (صورتان متضادتان /٦٧)

4- پروفیسر فلپ ہٹی (History the Arabic) میں لکھتے ہیں ’’قرآن مجید بلا شک وشبہ محمد ﷺ کے الفاظ ہیں، جن میں نہ کوئی اضافہ ہوا ہے اور نہ کمی۔(صورتان متضادتان /٦٧)

5- مستشرق مویرا قرار کرتے ہیں ’’وہ مصحف جسے عثمانؓ نے جمع کیا وہ تواتر کے ساتھ منتقل ہوتے ہوتے ہم تک بلا کم وکاست پہنچا ہے۔اور اس درجہ اس کے تحفظ کا اہتمام کیا گیا کہ کوئی قابل ذکر تغیر وتبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ (بحواله دراسات فی علوم القرآن:٩٧)

6- المنجد فی اللغۃ والأعلام کے عیسائی مصنفین قرآن کا تعارف یوں کرتے ہیں:’’ھو عند المسلمین: کتاب اللہ العزیز وتنزیل من الرحمٰن الرحیم،، مسلمانوں کے نزدیک یہ اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔اس کی آیات تمام شعبہائے زندگی اور دنیا وآخرت دونوں پر محیط ہے، صحابہ کرام نے اپنے سینوں میں نقش کرلیا، ابوبکر صدیق نے کتابی شکل میں یکجا کیا اور عثمان نے تمام مسلمانوں کو ایک مصحف پر متفق کردیا اور یہی مصحف آج تک موجود ہے۔

7- (Grolirs Incyclopedia) ’’انسائیکلوپیڈیا‘‘ صفحہ ۱۲۲ میں ہے ’’اس قرآن کے متن کی صحت اور اس کا ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔یہ نثر منظوم میں ترتیب دیا گیا ہے اور ہر زمان ومکان میں اسے عربی ادب کی عمدہ ترین تخلیق کی حیثیت سے پہچانا گیا ہے۔(بحواله مجله فكر و نظر ص:89/37 عدد 2003م)

8- (R.V.C Bodley) لکھتا ہے ’’صرف قرآن ہی ایسی واحد کتاب ہے جس کی متن بارہ سو سال سے بھی زیادہ عرصے سے بغیر کسی آمیزش کے اپنی اصلی حالت میں برقرار ہے۔نہ تو یہودی مذہب میں کوئی ایسی چیز موجود ہے، جو اس بات میں اس کی ادنی سی بھی برابری کرسکتی ہو، اور نہ مسیحی مذہب میں (The Messenger The life of Mohammad p;232)

9- (Dorman Harry Gaylord) ’’قرآن کا ایک ایک لفظ وحی الہی ہے جس کا حرف حرف، محمد ﷺ پر جبریل کے ذریعے نازل کیا گیا۔یہ ایک دائمی، زندہ وپایندہ اور سدا بہار معجزہ ہے، جو اپنی اور محمد ﷺ کی صداقت کی شہادت دے رہا ہے۔اس کی معجزانہ حیثیت جزوی طور پر تو اس کے اسلوب میں مضمر ہے جو اتنا کامل اور بلند ہے کہ اس کی چھوٹی سی چھوٹی سورت کی ہم پایہ صرف ایک سورت بھی نہ جن بنا کر پیش کرسکے نہ انسان۔الخ (H.G.Dorman towaeds understanding Islam p-3)

10- (Man,s Religions p-50) میں کتاب کے مصنفین Johan.b وغیرہ لکھتے ہیں ’’محمد ﷺ پر

نازل شدہ قرآن عالم انسانیت کیلئے اللہ تعالیٰ کا ایسا کلام ہے جو آخری بھی ہے اور ہر قسم کی تحریف و آمیزش سے پاک بھی۔ بحوالہ (فکر و نظر ۳۷/۹۹)

11- (Rev.Bosworth smith) اپنی کتاب (Muhammad and Muhammad in Islam p-242) میں رقمطراز ہے: "محمد ﷺ نے اسی ایک معجزے کا دعوی کیا ہے اور اُسے آپ نے ایک دائمی معجزہ قرار دیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔ موسیٰ اور عیسی علیہم السلام کے معجزات وقتی اور عارضی تھے۔ لیکن محمد ﷺ کا معجزہ مستقل اور دائمی ہے۔ اور اس لئے گذشتہ ادوار کے تمام معجزاتی واقعات سے بدرجہا بہتر ہے۔ (بحوالہ فکر و نظر:۳۷/۱۰۰)

12- فیور کہتا ہے "جہاں تک ہماری معلومات ہیں، دنیا بھر میں کوئی کتاب ایسی نہیں جو قرآن کریم کی طرح بارہ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو۔ (بحوالہ حدیث التفاسیر/۹)

13۔ موریس بوکائی لکھتا ہے: "لقد قمت بدراسة القرآن الكريم وذلك دون أى فكر مسبق وبموضوعية تامة باحثا عن درجة اتفاق نصى القرآن الكريم ومعطيات العلم الحديث، فأدركت أنه لايحتوى على أية مقولة قابلة للنقد من وجهة نظر العلم فى العصر الحديث......"۔ (المستقبل الاسلامی عدد۔۳۷ذی الحجة ١٤١٤ھ)

"موصوف مزید لکھتے ہیں: عیسائیت اور اسلام کے صحیفوں میں ایک بنیادی چیز جو مابہ الامتیاز ہے، یہ حقیقت ہے کہ عیسائیت میں کوئی متن ایسا نہیں جو منزل من اللہ ہو اور جس کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہو، لیکن اسلام میں قرآن ایک ایسی چیز ہے جو اس شرط کو پورا کرتا ہے۔ (بائبل، قرآن اور سائنس)

قرآن مجید نومسلموں کی نظر میں:

1۔ نومسلم عبدالاحد (گیری ملر) کہتا ہے: "چرچ کے معتدل علماء نے قرآن حکیم کے بارے میں پیش کئے جانے والے تمام عیسائی نظریات کو بچگانہ اور بے بنیاد قرار دیا ہے، جن پر کوئی عقلمند آدمی یقین نہیں کرسکتا"، (اردو ڈائجسٹ 1993)

2۔ نومسلم شیخ عبدالرحمٰن (ڈینٹل نیوٹن) لکھتے ہیں: "گریجویشن کے بعد میں سندھ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے منصوبے پر کام کرتا رہا۔ پھر مجھے گوجرانوالہ کے ایک مدرسے میں داخلہ ملا، جہاں دو کورس کرنے تھے (قرآن کا تنقیدی جائزہ اور قرآن اور بائبل کا تقابلی مطالعہ)، اس دوران میں نے قرآن کا تفصیلی مطالعہ کیا، تو میری بے چینی بڑھنے لگی

میں راتوں کو سو نہیں سکتا تھا اور میرے دل میں ایک احساس پیدا ہوا کہ میں عیسائیت کی تبلیغ کر کے کوئی غلط کام کر رہا ہوں۔ پھر سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ''تفہیم القرآن،، کا مطالعہ کیا، تو میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جامع مسجد سکھر کے پیش امام قاری خلیل صاحب کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ (اردو ڈائجسٹ بحوالہ ملت 9 تا 15 جولائی 1998)

3۔ ایک نومسلم سابق یوسف سٹس امریکی اپنے قبول اسلام کے اسباب ومحرکات پر روشنی ڈالتے ہوئے یوں گویا ہے: ''ہمارے گھر میں میرے باپ کے پاس انجیل کا ایک مخصوص نسخہ ہوتا، میری بیوی کے پاس انجیل کا کوئی دوسرا نسخہ ہوتا اور میرے پاس ایک الگ نسخہ ہوتا، اس کے علاوہ پادری کے پاس سات مزید کتابیں بھی تھیں جو پروٹسٹنٹ فرقے کی انجیل سے ماخوذ تھی۔ اس لئے ہمارا بیشتر وقت اس فیصلے میں گذرا کہ ''کونسی انجیل زیادہ صحیح ہے،، جبکہ چودہ صدیاں گذر جانے کے باوجود صرف ایک ہی قرآن موجود ہے۔ اور ہر زمانے میں لاکھوں انسان قرآن کو حفظ کرتے ہیں۔ اور یہ بات میرے لئے بالکل انوکھی تھی کہ اتنی ضخیم کتاب کو لوگ کیسے حفظ کر لیتے ہیں۔ اس طرح اسلام کی حقانیت آئے دن مجھ پر عیاں ہوتی گئی اور بیک وقت ہم تین پادریوں نے اسلام قبول کیا۔ (ملخص از مجلة الدعوة جون 2002)

4۔ نومسلم پروفیسر ڈاکٹر جاری میلر آف کنیڈی: ''اسلام کے متعلق اطمینان کیسے ہوا؟ کے جواب میں گویا ہے: ''میں نے قرآن مجید میں غلطی نکالنے کی غرض سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا تاکہ انہیں مسلمانوں کے خلاف استعمال کروں۔ لیکن مجھے اس وقت شدید صدمہ پہنچا کہ محمد ﷺ کی ذاتی تو کیا، ان کے خانگی معاملات میں بھی کوئی غلطی نظر نہ آئی، اور میری امید کے برعکس مجھے قرآن کریم ایک ایسی کتاب محسوس ہونے لگی جو ہر قاری کو جھنجھوڑتی ہے کہ یہ کسی انسان کی کاوش نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (مجلة الدعوة ستمبر 2003)

یہ چند مثالیں ''مشت نمونے از خروارے،، ہیں، وگرنہ بے شمار شواہد وواقعات ہیں جو قرآن کریم کے منزل من اللہ ہونے، ﴿لاریب فیه هدی للمتقین﴾ ہونے، ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ کا مصداق ہونے، ﴿لئن اجتمعت الانس والجن علی أن یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثله﴾ کا چیلنج ناقابل تسخیر ہونے، علمی اعجاز ہونے اور اللہ تعالیٰ کا شاہکار کلام ہونے پر بابانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔

پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر راسخ ایمان رکھتے ہیں، انبیائے کرام کو سچا مانتے ہیں، اور ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں وہ لوگ قرآن مجید کی آیات باہرات، اس کی تصدیق اور شرح کرنے والی احادیث اور قرآن مجید کے ''لاریب فیه هدی للمتقین،،

ہونے کی تصدیق وتائید کرنے والے مذکورہ بالاقسم کے شواہد وواقعات ﴿فزادتھم ایمانا﴾ کا باعث بن کر ﴿آمنا بہ کل من عند ربنا﴾ کہتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

مگر جولوگ ﴿فاما الذین فی قلوبھم زیغ﴾ کے مصداق بنے ہوئے ہیں، وہ تو قرآن مجید کے ناقابل تردید دلائل و براہین کو بھی شک بھری نگاہوں سے دیکھیں گے۔ دراصل گومگو کی یہ کیفیت اور مجموعہ تضادات ایک اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ ایک منظم منصوبہ ہے۔ جس کے ذریعے قرآن مجید کو مسترد کر کے اس کے احکامات سے آزادی حاصل کر کے اپنی مرضی کے راستے ڈھونڈنے کے خطرناک عزائم کا شاخسانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی واشگاف دعوت مقابلہ چیلنج اور گارنٹی کے وقت جب منکرین قرآن، کفار مکہ وغیرہ کی شکل میں قرآن مجید کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے اور انہیں منہ کی کھانی پڑی، تو انہوں نے قرآن پاک کی حیثیت اور طاقت کو کمزور کرنے کیلئے کبھی اسے کسی ساحر وشعبدہ باز کا کلام، کبھی اہل کتاب کے کسی عالم کے کلام کا چربہ ہونے کا دعویٰ کیا اور ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے،، کے مصداق بنے۔ اس طرح یہ جرم، قرآن مجید پر عمل پیرانہ ہونے کی نسبت بڑا جرم تھا۔ کسی حق چیز کو سرے سے ہی کمزور کرنے کی کوشش کر کے دوسرے لوگوں کے گمراہ ہونے کے اسباب ومحرکات پیدا کرنا دوہرا جرم ہے۔ ﴿فضلوا و أضلوا﴾

منکرین قرآن آج بھی مختلف طبقوں اور نظریوں کی شکل میں موجود ہیں۔ ابوجہل وابولہب وغیرہ منکرین قرآن تو مر گئے ہیں، مگر ان کا نظریہ مرا نہیں، جو ان ہے اور ان کے ہم خیال ان کی طرف سے پینترا بدل بدل کر اسلام پر تابڑ توڑ حملے کرنے میں ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اس طرح قرآن مجید کو شعبدہ بازی کا کرتب ﴿ما ھذا الا قول البشر﴾ کا نعرہ لگانے والوں کی روحوں کو تسکین پہنچانے کی کوشش جاری ہے۔

بفرض محال خاکم بدہن اور اصول ''فرض الباطل مع الخصم،، کے مطابق اگر ﴿ھدی للمتقین﴾ والی کتاب آج امت محمدیہ میں موجود نہیں۔ اور اس امت نے تورات وانجیل کی طرح ضائع کر دی ہے، تو قیامت کے دن بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت کیسے قائم ہوگی؟ اور ساری کی ساری دنیا کیا گمراہ نہ ہوگی؟۔ ﴿لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل﴾ کا دعویٰ کیسے درست قرار پائے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کو ایک انسان سے قبر میں ہونے والے سوالات ''من ربک؟، ما کتابک؟، من نبیک، پوچھنے اور جواب نہ ملنے پر سزا دینے کا جواز ہوگا؟ کیونکہ اس نے راہنما کتاب کے تحفظ کا بندوبست نہ کیا؟ اور کیا وہ شخص جرم سے عہدہ برآ ہوگا جس نے قرآن مجید جیسے رہبر کامل کو گم کر کے امت اجابت ودعوت دونوں کو گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیں۔ اور کیا ایسا شخص امت کیلئے پھر بھی خیر خواہ رہے گا؟

﴿سبحانک هذا بهتان عظیم﴾ ﴿وتحسبونه هینا وهو عند الله عظیم﴾

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اسلام کے ازلی دشمن لیکن بحث وتمحیص میں انصاف پسند غیر مسلم محققین بھی قرآن مجید کو اللہ تعالی کا سچا کلام ہونے دلوں میں چلبلی پیدا کرنے والے علمی سوالات واشکالات کا جواب دینے والے، الہامی کتابوں میں سے تناقضات وتضاداوت سے بچنے والی اکلوتی کتاب، اورمحیر العقول علمی نچوڑ تسلیم کرتے ہیں، لیکن بعض نام نہاد مسلمان، خود قرآن مجید، رسول اکرم ﷺ، پورے صحابہ کرام، خلفائے راشدین، اہل بیت اور اسلاف عظام پر قدغن لگانے کی ہر ممکن کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

نہیں معلوم یہ گروپ اور یہ لابی، اسلامی شخصیات کا غالیانہ طریقے سے فضائل بیان کرکے اپنے تئیں ان عظیم شخصیات کے قد کاٹھ میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اس طریقے سے کبھی ان کی قد کاٹھ میں اضافہ نہ ہوگا۔ بلکہ قرآن اور صحیح احادیث میں جو فضائل ومناقب ثابت ہیں یہی ان عظیم لوگوں کیلئے کافی ہے۔ اور یہ نفوس قدسیہ ہماری خود ساختہ مدح سرائی کے ہرگز محتاج نہیں۔ اس سے تو اسلام سختی سے منع کرتا ہے۔

دوسرا امکان یہ ہے کہ جان بوجھ کر غیر مفید اور تنقیص لازم آنے والے واقعات وحکایات بیان کرکے ان برگزیدہ ہستیوں کی توہین کررہے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی ایک D.C کے متعلق کہا جائے کہ اس نے جاتے جاتے ضلع کے سارے کے سارے فائل کبھی بھی نہ ملنے والی جگہ چھپادی ہے اور بعد میں آنے والے جانشین کیلئے کوئی سراغ نہیں چھوڑا ہے تو یہ بات اور یہ کام یقیناً اس D.C کے خلاف جائے گا۔ اگر یہ فرط عقیدت ومحبت میں کہی گئی ہے، تو یقیناً یہ حماقت ہوگی۔ ایسے بے وقوف دوستوں سے بچنے میں ہی سلامتی ہے۔ ایک شاعر اس شعور کو یوں ادا کرتا ہے:

اتق الأحمق أن تصحبه ... انما الأحمق کالثوب الخلق
کلما رقعت منه جانبا ... حرکته الریح وهنا فانخرق
أو کصدع فی زجاج فاحش ... هل تری صدع زجاج یتفق

قرآن کریم ہر زمانہ میں اپنوں اور بیگانوں کا تختہ مشق رہا ہے، لیکن کوئی قرآن مجید کا کچھ نہ بگاڑ سکا ہے، بلکہ اس عظیم کتاب سے پنگا لینے والے خود ڈھیر ہوگئے۔

کناطح صخرة یوما لیوهنها ... فلم یضرها وأوهی قرنه الوعل

قرآن مجید کو جتنا دبا دیا گیا، اتنا ہی وہ ابھرتا اور نکھرتا چلا گیا، اور اس کے صحیح متوالوں کے دلوں میں اس کی عظمت مزید دوچند ہوگئی۔ ﴿ولینصرن الله من ینصره ان الله لقوی عزیز﴾ (الحج: ٤٠)